OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

Al-Qamar, Volume 8, Issue 2 (April-June 2025)

برصغیر میں قبل از اسلام حضور اکرم ﷺ کے خاندان سے متعلق مطالعات کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

A Research and Analytical Study of Pre-Islamic Studies on the Family of Prophet Muhammad ﷺ in the Indian Subcontinent

Atta Rasool

Doctoral Candidate, Department of Islamic Studies,
University of Sargodha, Sargodha

Dr. Farhat Naseem Alvi

Chairperson, Department of Islamic Studies,
University of Sargodha, Sargodha

Abstract

This study explores the academic and historical investigations conducted in the Indian subcontinent regarding the family of Prophet Muhammad ﷺ in the pre-Islamic era. The research highlights how Muslim scholars and historians from South Asia have examined and interpreted the lineage, socio-cultural background, and religious environment of the Prophet's ﷺ noble family before the advent of Islam. The study analyzes classical and modern Urdu, Persian, and Arabic texts written by Indian scholars and aims to uncover their methodologies, sources, and motivations behind these works. Through a critical and comparative approach, the study traces how the significance of the Prophet's ﷺ ancestry was established in different periods, particularly in response to religious, political, and cultural challenges faced by Muslims in the subcontinent. It also evaluates how these historical narratives contributed to shaping

CC BY

Muslim identity, spiritual consciousness, and reverence for the Prophet's ﷺ household.

Furthermore, the research attempts to assess the authenticity and historiographical value of the literature produced in this region. By doing so, it contributes to a broader understanding of how regional scholarship played a role in preserving and propagating the history of the Prophet's ﷺ family, even from the pre-Islamic era. This analytical study sheds light on an under-explored yet significant domain in Islamic historiography, providing valuable insights for future academic discourse.

Keywords: Pre-Islamic Arabia, Prophet Muhammad's ﷺ Family, Indian Subcontinent, Islamic Historiography, South Asian Muslim Scholarship, Ancestry of the Prophet ﷺ, Urdu and Persian Historical Literature

تمہید

برصغیر پاک وہند علمی و دینی لحاظ سے ہمیشہ سے زرخیز خطہ رہا ہے۔ یہاں اسلامی علوم خصوصاً سیرت النبی ﷺ اور اسلامی تاریخ پر گراں قدر کام ہوا۔ برصغیر کے علمائے کرام، محققین، سوانح نگاروں اور مؤرخین نے نبی اکرم ﷺ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو موضوعِ تحقیق بنایا۔ ان پہلوؤں میں آپ ﷺ کا خاندانی پس منظر، قبل از نبوت زندگی، اخلاقی عظمت، نسبی شرافت اور قریش میں مقام خصوصی اہمیت رکھتے ہیں۔ خاندانِ نبوی ﷺ کی عظمت، اس کا قریشی معاشرے میں کردار، اور قبل از اسلام اس کے اخلاقی و سماجی اثرات کو اجاگر کرنے والا ذخیرہ برصغیر کے محققین کی محنت کا مظہر ہے۔ خاص طور پر قبل از اسلام خاندانِ نبوی ﷺ پر تحقیق، تاریخی استناد اور تنقیدی بصیرت کے ساتھ پیش کی گئی ہے۔ اس مقالے کا مقصد برصغیر میں قبل از اسلام حضور اکرم ﷺ کے خاندان سے متعلق ہونے والے علمی و تحقیقی کاموں کا تنقیدی جائزہ لینا ہے۔ اس میں اُن مصنفین کی تحریروں کا مطالعہ شامل ہوگا جنہوں نے سیرتِ طیبہ کو تحقیقی انداز میں لکھا، اور بالخصوص خاندانِ نبوی ﷺ پر روشنی ڈالی۔ یہ تحقیق نہ صرف سیرت نگاری کے ارتقاء کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے بلکہ برصغیر کے علمی شعور اور تحقیقی روش کے مطالعے کا موقع بھی فراہم کرتی ہے۔ ساتھ ہی یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قبل از اسلام خاندانِ نبوی ﷺ پر کس قدر مستند، مدلل اور تحقیقی کام ہوا ہے۔

یہ مطالعہ صرف ان تحریروں پر مشتمل ہوگا جو برصغیر میں لکھی گئیں اور جن کا تعلق قبل از اسلام خاندان نبوی ﷺ کے تعارف، کردار اور تاریخ سے ہے۔ اس میں عربی مصادر کا تقابلی جائزہ بھی پیش کیا جائے گا، مگر بنیادی توجہ اُردو، فارسی اور انگریزی زبان میں برصغیر کے مصنفین کی تحریروں پر مرکوز ہوگی۔

مکہ مکرمہ

مکہ ایک بہت ہی قدیم آبادی ہے البتہ اس کا قدیمی نام بکہ تھا۔ سورۃ آلِ عمران کی آیت 96 میں فرمانِ خداوندی ہے کہ ”پہلا متبرک گھر جو اللہ کی عبادت کی خاطر روئے زمین پر بنایا گیا وہ وہی ہے جو بکہ میں ہے“ بائبل میں زبور کے باب 6 میں درج ہے کہ بکہ کی وادی میں ایک کنواں ہے، برکتوں سے بھرا ہوا۔ حضرت ابراہیمؑ کی بعثت کے وقت دنیا میں ہر طرف جہالت اور تاریکی تھی۔ قبولِ حق کے لیے زمین پر کوئی جگہ نہیں تھی۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے آبائی علاقے میں توحید کا درس دینا چاہا تو ان کو آگ کے شعلوں سے سابقہ پڑا۔ مصر گئے اور وہاں سے فلسطین پہنچے تو کسی نے آپؑ کی بات پر دھیان نہ دیا۔ ایسے میں آپ نے سیدہ حاجرہ اور اپنے پہلوٹی کے بیٹے سیدنا اسمٰعیلؑ کو سرزمین عرب میں بسایا۔ باپ اور بیٹے دونوں نے یہاں ایک گھر بنایا اور کعبہء مشرفہ کی تعمیر کی سورۃ بقرہ آیت 127۔ کعبہ کی تعمیر کے بعد اللہ نے حضرت ابراہیم کو حکم دیا کہ میرے بندوں کو میرے اس عزت اور شرف والے گھر کے طواف اور حج کے لیے بلائیں۔[1] حضرت اسماعیل کے بارہ بیٹے بیان کیے جاتے ہیں جن کا ذکر موجودہ تورات میں بھی ہے ان میں سے قیدار کی اولاد حجازِ مقدس میں آباد ہوئی اور یہیں پھلی پھولی۔ قیدار کی اولاد میں سے ہی آپ کے جدِ امجد عدنان ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کا خاندان پشتوں سے معزز و مکرم چلا آ رہا تھا لیکن جس شخص نے اس خاندان کو قریش کے لقب سے ممتاز کیا وہ نصر بن کنانہ تھے۔

قریش

بعض دوسرے مورخین کے نزدیک قریش کا لقب سب سے پہلے فہر کو ملا حافظ عراقی اپنے اشعار میں یہی کہتے ہیں۔ آپ کے پر دادا ہاشم نے کعبہ مشرفہ اور اپنے قبیلے کے امور کی نگرانی میں بہت کامیابی اور عزت کمائی۔ ایک دفعہ مکہ میں قحط پڑ گیا تو ہاشم نے اس قحط کے دوران شوربے میں توڑ توڑ کر، چُورا کر کے روٹیاں لوگوں کو کھلائیں۔[2]

بنو ہاشم

اُس وقت سے وہ ہاشم کے نام سے مشہور ہو گئے۔ عربی زبان میں چُورا کرنے کو ہشم کہتے ہیں۔ ہاشم تجارت کی غرض سے شام گئے اور راستے میں مدینہ میں پڑاؤ کیا جہاں قبیلہ بنو نجار کی ایک خوب سیرت سلمٰی نامی خاتون سے شادی کی۔ کچھ دن ٹھہر کر شام چلے گئے اور اسی سفر میں ان کا انتقال ہو گیا۔ سلمٰی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام شیبہ رکھا گیا۔ شیبہ نے آٹھ برس تک مدینہ ہی میں پرورش پائی۔ ہاشم کے ایک بھائی مطلب کو جب اس بچے کا پتا چلا تو فوراً مدینہ روانہ ہو گئے اور شیبہ کی ماں کی اجازت سے انھیں لے کر مکہ معظمہ لے آئے۔ یہاں آکر ان کا نام عبد المطلب پڑ گیا۔ عبد المطلب نے زم زم کے کنویں کو دوبارہ سے مرمت کروا کے قابلِ استعمال بنایا۔ عبد المطلب کے دس بیٹے جوانی کو پہنچے۔ ان بیٹوں میں سے عبد اللہ سب سے وجیہ اور پر کشش شخصیت کے مالک تھے۔ سیدنا عبد اللہ کی شادی مدینہ المنورہ کے قبیلہ زہرہ میں وہیب بن عبد مناف کی صاحبزادی سیدہ آمنہ سے ہوئی۔ سیدنا عبد اللہ، اللہ کے آخری رسول کی پیدائش سے کچھ پہلے مدینہ میں انتقال کر گئے۔

نسبِ رسول ﷺ

نبی کریم ﷺ کا تعلق قریش کے معزز قبیلے "بنو ہاشم" سے تھا، جو اخلاق، شرافت، مہمان نوازی، قول و فعل کی سچائی اور سماجی خدمت میں نمایاں حیثیت رکھتے تھے۔ آپ ﷺ کا سلسلہ نسب یوں ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعبِ بْنِ لؤَيِّ بْنِ غالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ[3]

محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

یہ سلسلہ حضرت اسماعیل بن حضرت ابراہیم علیہما السلام تک پہنچتا ہے۔ علمائے سیر کے مطابق آپ ﷺ کا نسب نامہ عدنان تک متفقہ اور مستند ہے، جبکہ اس سے اوپر کے نسب میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔[4]

خاندانِ بنو ہاشم کی فضیلت

بنو ہاشم، قریش کے دیگر قبیلوں میں بلند مرتبہ سمجھے جاتے تھے۔ ان کے پاس:

- خانہ کعبہ کی خدمت
- حاجیوں کی مہمان نوازی
- سقایۃ الحاج
- دار الندوہ میں رائے دینے کا حق
- تجارتی قافلوں کی قیادت

جیسے اہم سماجی و مذہبی اختیارات موجود تھے۔ حضرت عبد المطلب نہایت باوقار شخصیت تھے جنہیں قریش میں "سیدِ بطحاء" کہا جاتا تھا۔[5]

قبل از اسلام اہم شخصیات

- **حضرت عبد المطلب:** نہایت فہیم، رحم دل اور قریش کے سردار۔ واقعہ فیل کے وقت انہی کی قیادت میں قریش متحد ہوئے۔
- **حضرت عبد اللہ:** نبی کریم ﷺ کے والد جن کا کردار پاکیزگی اور امانت داری کا نمونہ تھا۔
- **حضرت ابو طالب:** نبی ﷺ کے چچا، جنہوں نے نبوت سے قبل اور بعد دونوں زمانوں میں آپ ﷺ کی مکمل سرپرستی کی۔
- **حضرت آمنہ:** نبی اکرم ﷺ کی والدہ جنہیں خاندانِ زہرہ سے تعلق حاصل تھا، ان کا حسب و نسب بھی نہایت عالی تھا۔

برصغیر میں سیرت نگاری کا آغاز

برصغیر میں اسلامی علوم کی تاریخ نہایت قدیم ہے، خصوصاً فارسی اور اُردو زبان میں سیرت نگاری کا ایک بھرپور علمی ذخیرہ موجود ہے۔ ابتدا میں فارسی زبان میں سیرت طیبہ پر کتب تحریر ہوئیں، بعد ازاں اُردو میں اس روایت کو فروغ حاصل ہوا۔ مغلیہ دور میں عربی و فارسی کتب کا ترجمہ کیا گیا اور حضور اکرم ﷺ کی سوانح پر شعری و نثری اظہار عام ہوا۔[6]

شبلی نعمانی(1857–1914): سیرت النبی ﷺ

شبلی نعمانی کا شمار برصغیر کے اُن مایہ ناز مفکرین اور محققین میں ہوتا ہے جنہوں نے سیرت نگاری کو علمی وقار بخشا۔ ان کی شہرۂ آفاق تصنیف "**سیرت النبی ﷺ**" میں حضور اکرم ﷺ کی زندگی کو عقلی، تحقیقی اور تاریخی بنیادوں پر پیش کیا گیا ہے۔

قبل از اسلام خاندانِ نبوی ﷺ پر شبلی کا نقطۂ نظر

- شبلی نے بنو ہاشم کے اخلاق و کردار، سماجی مرتبہ اور تاریخی حیثیت کو بڑی تفصیل سے بیان کیا۔
- انہوں نے حضرت عبد المطلب اور حضرت عبد اللہؓ کی شخصیات کو نہایت متوازن انداز میں پیش کیا، جنہیں وہ عرب معاشرت میں کردار و دیانت کا اعلیٰ نمونہ سمجھتے ہیں۔
- شبلی نے عرب کی قبائلی ساخت کے تناظر میں خاندانِ نبوی ﷺ کو ایک اصلاحی اور اخلاقی تحریک کی تمہید قرار دیا۔[7]

علامہ سید سلیمان ندوی(1884–1953): سیرت النبی ﷺ (تکمیل)

شبلی نعمانی کے انتقال کے بعد **سید سلیمان ندوی** نے سیرت النبی ﷺ کی تکمیل کی۔ انہوں نے نہ صرف شبلی کے اسلوب کو برقرار رکھا بلکہ علمی وسعت، حوالہ جات کی کثرت، اور منطقی استدلال کو مزید بہتر کیا۔

اہم نکات

- سلیمان ندوی نے بنو ہاشم کی عربی نسبیات، سماجی حیثیت اور روایتی اقدار پر تحقیقی انداز میں روشنی ڈالی۔
- وہ قریش کی اخلاقی قیادت میں بنو ہاشم کے کردار کو اسلامی انقلاب کا تمہیدی خاکہ قرار دیتے ہیں۔[8]

مولانا صفی الرحمن مبارکپوری: الرحیق المختوم

"**الرحیق المختوم**" وہ مشہور سیرت کی کتاب ہے جو سیرت نگاری کے بین الاقوامی مقابلے میں اول آئی۔

قبل از اسلام خاندانِ نبوی ﷺ پر تجزیہ

- مصنف نے بنو ہاشم کی تاریخ اور حسب و نسب پر سادہ اور عام فہم انداز میں روشنی ڈالی۔
- حضرت عبد المطلب کے کردار کو وقار، عدل اور قیادت کی علامت کے طور پر پیش کیا۔
- حضرت عبد اللہ اور حضرت آمنہ کی پاکیزہ زندگی اور نسبی شرافت کو خصوصی طور پر بیان کیا گیا۔[9]

مولانا غلام رسول مہر: سیرتِ سرورِ عالم ﷺ

غلام رسول مہر ایک معروف محقق، ادیب اور مؤرخ تھے۔ ان کی کتاب "**سیرتِ سرورِ عالم ﷺ**" سیرت نگاری کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔

تحقیقی پہلو:

- مولانا مہر نے عرب کے سیاسی و معاشی حالات کے تناظر میں بنو ہاشم کی قیادت کو اجاگر کیا۔
- انہوں نے قریش کے اندرونی تعلقات، نسبی تفاخر اور قبائلی رسم و رواج کو بڑی دقت سے بیان کیا۔
- خاندان نبوی کو عرب کی قبائلی زندگی میں "اخلاقی مرکز" قرار دیا۔[10]

دیگر اہم محققین

اکبر شاہ نجیب آبادی (تاریخ اسلام):

انہوں نے قبل از اسلام دور کو بڑے سادہ مگر جامع انداز میں بیان کیا اور خاندانِ نبوی کے کردار کو تفصیل سے پیش کیا۔

قاضی سجاد حسین، ڈاکٹر حمید اللہ، علامہ اقبال

ان سب نے کسی نہ کسی انداز میں بنو ہاشم کے اثرات اور اہمیت کو سیرت، تاریخ یا فلسفے کے پیرائے میں بیان کیا۔

برصغیر کی تحقیقی روایت کا جائزہ

برصغیر میں سیرت نگاری اور اسلامی تاریخ پر ہونے والے مطالعات نے اسلامی دنیا میں ایک منفرد مقام حاصل کیا ہے۔ جہاں عربی زبان میں ابتدائی کتب نے بنیاد فراہم کی، وہیں برصغیر کے علماء نے سیرت طیبہ کو مقامی زبانوں، خصوصاً اُردو اور فارسی، میں اس طرح پیش کیا کہ وہ عوام و خواص کے لیے یکساں طور پر قابلِ فہم اور مؤثر بن گئی۔

ان محققین نے صرف تاریخ کو جمع کرنے پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ انہوں نے اسے تنقیدی انداز میں پرکھا، اس کے ماخذات کا جائزہ لیا، اور سیرت کے واقعات کو عقلی، اخلاقی اور سماجی بنیادوں پر تجزیہ کیا۔

قبل از اسلام خاندان نبوی ﷺ کی خصوصیات

برصغیر کے مصنفین نے قبل از اسلام حضور اکرم ﷺ کے خاندان کی جو خصوصیات بیان کیں، ان میں درج ذیل نمایاں ہیں:

حسب و نسب کی بلندی

بنو ہاشم کا شجرۂ نسب حضرت اسماعیل علیہ السلام سے جاملتا ہے۔ یہ بات سیرت نگاروں نے نہایت وضاحت سے بیان کی ہے تاکہ آپ ﷺ کے نسب کی عظمت اور شرافت اُجاگر ہو سکے۔

اخلاقی برتری

حضرت عبد المطلب، حضرت عبد اللہ، حضرت ابو طالب اور دیگر افرادِ خاندان کی دیانت، ایفائے عہد، مہمان نوازی اور عدل پسندی کو خاص طور پر نمایاں کیا گیا ہے۔

سماجی مقام

خاندانِ نبوی ﷺ کو قریش میں جو وقار اور اثر حاصل تھا، اسے ان مصنفین نے سماجی علوم کی روشنی میں جانچنے کی کوشش کی۔

اصلاحی تمہید

بنو ہاشم کے کردار کو ایک اخلاقی تحریک کی تمہید اور نبی اکرم ﷺ کی بعثت کا فطری پس منظر قرار دیا گیا۔

علمی دنیا پر اثرات

برصغیر کے ان مطالعات نے:

- سیرت نگاری کو ایک باقاعدہ علمی فن کے طور پر منوایا ہے۔
- مستشرقین کے اعتراضات کا مدلل اور علمی جواب فراہم کیا ہے۔
- نوجوان نسل کو خاندانِ نبوی ﷺ کی عظمت سے روشناس کرایا ہے۔
- مدارس، جامعات، اور تحقیقی اداروں کو نئے میدانوں میں کام کی ترغیب دلائی ہے۔[11]

خلاصۂ بحث

زیرِ نظر مطالعہ میں برصغیر میں قبل از اسلام حضور اکرم ﷺ کے خاندان سے متعلق ہونے والے تحقیقی و تجزیاتی کاموں کا تفصیل سے جائزہ پیش کیا گیا۔ برصغیر کے متعدد علماء، سیرت نگاروں اور محققین نے حضور ﷺ کے خاندانی پس منظر، اخلاقی عظمت، سماجی حیثیت اور نسبی شرافت کو اپنی تحریروں میں خاص مقام دیا ہے۔ ان میں شبلی نعمانی، سلیمان ندوی، غلام رسول مہر، صفی الرحمن مبارکپوری اور دیگر کئی اہم نام شامل ہیں جنہوں نے سیرت النبی ﷺ کو ایک مکمل علمی فن کے طور پر اجاگر کیا۔ یہ تحقیق اس بات پر بھی روشنی ڈالتی ہے کہ برصغیر میں سیرت نگاری نے محض روایتی انداز میں نہیں بلکہ تحقیقی، تنقیدی اور سماجی شعور کے ساتھ خاندانِ نبوی ﷺ کے تاریخی پہلوؤں کو بیان کیا ہے۔[12]

اہم نتائج

- برصغیر میں خاندانِ نبوی ﷺ پر ہونے والے مطالعات نے نسبی، اخلاقی اور سماجی جہات کو متوازن انداز میں پیش کیا۔
- بنو ہاشم کی قبل از اسلام حیثیت کو مثبت اور تعمیری انداز میں اجاگر کیا گیا، جو نبی کریم ﷺ کی بعثت کی تمہید بن کر سامنے آتی ہے۔
- سیرت نگاری کو تحقیقی بنیادوں پر استوار کیا گیا، جس میں مستند ماخذات، عربی کتب اور روایتی تاریخ سے استفادہ کیا گیا۔
- برصغیر کی سیرت نگاری نے مغربی مفکرین کے اعتراضات کا علمی انداز میں جواب دیا، اور اسلامی افکار و تہذیب کو سائنسی و سماجی انداز میں پیش کیا۔
- سیرت نگاروں نے خاندان نبوی ﷺ کی اعلیٰ صفات کو مسلم معاشرے کے لیے ایک عملی نمونہ کے طور پر پیش کیا۔

سفارشات

- مستقبل میں سیرت نگاری خصوصاً خاندانِ نبوی ﷺ پر تحقیق کے لیے درج ذیل امور کی طرف توجہ دینی چاہیے:
- محققین کو چاہیے کہ عرب دنیا میں لکھی گئی اصل کتب سے بھی براہِ راست استفادہ کریں۔
- نسبیات، تاریخ، سوشیالوجی اور بشریات جیسے علوم کی مدد سے خاندانِ نبوی پر مزید سائنسی بنیادوں پر تحقیق کی جائے۔
- تعلیمی اداروں میں جدید اسلوب میں سیرت کا نصاب مرتب کیا جائے تاکہ نوجوان طبقہ اس جانب راغب ہو۔
- برصغیر کے ان تحقیقی کاموں کا انگریزی، عربی، فارسی اور دیگر زبانوں میں ترجمہ کیا جائے تاکہ عالمی سطح پر ان سے استفادہ ممکن ہو۔
- خاندانِ نبوی کی صفات کو آج کے معاشرتی تناظر میں بطور نمونہ پیش کیا جائے تاکہ امتِ مسلمہ اپنے اصل خاندانی اور اخلاقی اقدار کی طرف لوٹ سکے۔

اختتامیہ

خاندانِ نبوی ﷺ کی عظمت اور برتری صرف حسب و نسب کی بنیاد پر نہیں، بلکہ ان کی اخلاقی اقدار، سماجی انصاف، اور انسانیت دوستی نے انہیں دنیا میں منفرد مقام بخشا۔ برصغیر کے سیرت نگاروں نے اس پہلو کو نہایت خوبی سے اجاگر کیا۔ ان کی تحریریں آج بھی تحقیق، دعوت، تعلیم اور تہذیبی بیداری کے لیے سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

یہ مطالعہ صرف ماضی کی علمی روایت کی عکاسی نہیں کرتا بلکہ حال اور مستقبل کی علمی رہنمائی کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ وقت کی ضرورت ہے کہ ان علمی خدمات کو مزید وسعت دی جائے اور خاندانِ نبوی ﷺ کی سیرت کو معاشرتی اصلاح، خاندانی نظام، اور اخلاقی تربیت کے لیے رہنما اصول کے طور پر اپنایا جائے۔

حوالہ جات

[1] ڈاکٹر عبد الروف ظفر، اطراف سیرت، (لاہور، ادارہ تحقیقات اسلامیہ 2015)

[2] راغب اصفہانی، حسین بن محمد بن مفضل، امام، المفردات فی غریب القرآن، اسلامی اکادمی، لاہور، ۱۹۸۳ء

[3] ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، جامع الصحیح، بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1999، رقم الحدیث: 7351

[4] صفی الرحمن مبارکپوری، الرحیق المختوم، لاہور: مکتبہ دار السلام، 2004، ص39۔

[5] صفی الرحمن مبارکپوری، الرحیق المختوم، ص39۔

[6] عبد الحفیظ، تاریخِ علومِ اسلامیہ، لاہور: ادارہ ثقافتِ اسلامیہ، 1996، ص22۔

[7] شبلی نعمانی، سیرت النبی ﷺ، جلد 1، ص42۔

[8] سید سلیمان ندوی، خطباتِ مدراس، لاہور: ادارہ اسلامک پبلی کیشنز، 2002، ص87۔

[9] صفی الرحمن مبارکپوری، الرحیق المختوم، ص41۔

[10] غلام رسول مہر، سیرتِ سرورِ عالم ﷺ، لاہور: ادارہ مہر پبلی کیشنز، 1980، ص59۔

[11] ڈاکٹر حمید اللہ، محمد رسول اللہ ﷺ، دہلی: مکتبہ اسلامی، 1975، ص36۔

[12] اکبر شاہ نجیب آبادی، تاریخِ اسلام، جلد 1، لاہور: نفیس اکیڈمی، 1990، ص73۔